(226) وہ عہد ہمایوں جو خیر القروں تھا — خلافت کا جب تک کہ قائم ستوں تھا
نبوت کا سایہ ابھی رہنموں تھا — سماں خیر و برکت کا ہر دم فزوں تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزیّن
پھلا اور پھولا تھا احمد کا گلشن

(227) سعادت بڑی اس زمانے کی یہ تھی — کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی — نہ لگتی تھی حق کی انہیں بات کڑوی
غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آقا
خلیفہ سے لڑتی تھی اک اک بڑھیا

(228) نبی نے کہا تھا جنہیں فخر امت — جنہیں خلد کی مل چکی تھی بشارت
مسلّم تھی عالم میں جن کی عدالت — رہا مفتخر جن سے تخت خلافت
وہ پھرتے تھے راتوں کو چھپ چھپ کے در در
کہ شرمائیں اپنا کہیں عیب سن کر

(229) مگر ہم کہ ہیں دام و دد ہم سے بہتر — نہ ظاہر کہیں ہم میں خوبی نہ مضمر
نہ اقران و امثال میں ہم موقر — نہ اجداد و اسلاف کے ہم ہیں جوہر
نصیحت سے ایسا برا مانتے ہیں
کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہیں

(230) نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر — کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآں کے اندر — ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

(231) ہنر ہم میں جو ہیں وہ معلوم ہیں سب — علوم اور کمالات معدوم ہیں سب
چلن اور اطوار مذموم ہیں سب — فراغت سے دولت سے محروم ہیں سب
جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر
تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

(232) وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی — وہ حکمت کہ ہے اک دھوکے کی ٹٹی
یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہے نکمی — عمل نے جسے کر دیا آکے ردی
اسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ

(233) زبور اور توریت و انجیل و قرآں — بالاجماع ہیں قابل نسخ و نسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہل یوناں — نہیں نسخ و تبدیل کا ان میں امکاں
نہیں مٹتے جب تک کہ آثار دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ ان کا

234 نتائج ہیں جو مغربی علم و فن کے — وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے
تعصب نے لیکن یہ ڈالے ہیں پردے — کہ ہم حق کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے
دلوں پر ہیں نقش اہل یوناں کی رائیں
جو اب وحی اترے تو ایماں نہ لائیں

235 اب اس فلسفے پر ہیں جو مرنے والے — شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے — فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں یاں
پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں

236 وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت — بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت — تو ہے سب سے اُن کی بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہہ دیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اُسے اک جہاں سے

237 سوا اس کے جو آئے اس کو پڑھا دیں — انھیں جو کچھ آتا ہے اُس کو بتا دیں
وہ سیکھے ہیں جو بولیاں سب سکھا دیں — میاں مٹھو اپنا سا اُس کو بنا دیں
یہ لے دے کے ہے علم کا اُن کے حاصل
اسی پر ہے فخر اُن کو بین الاماثل

238 نہ سرکار میں کام پانے کے قابل — نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل — نہ بازار میں بوجھ اُٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

239 جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے — مراد آپ کی اس کے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اس میں دنیا کا یا دین کا ہے — نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکیں گے
جواب اُس کا لیکن نہ کچھ دے سکیں گے

240 نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ — نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآں کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ — نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بے کار اُن کی
نہیں چلتی توپوں میں تلوار اُن کی

241 پڑے اس مشقت میں ہیں وہ سراپا — نتیجہ نہیں اُن کو معلوم جس کا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بٹیا — اُسی راہ پر پڑ لیا سارا گلّا
نہیں جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہیں
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہیں

242 مثال اُن کی کوشش کی ہے صاف ایسی ‏ کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور اُدھر دیر تک آگ ڈھونڈی ‏ کہیں روشنی ان کو پائی نہ اس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اُسے آگ کا سب نے سمجھا

243 لیا جا کے تھام اور سب نے اُسی دم ‏ کیا گھانس پھونس اُس پہ لا کر فراہم
لگے اُس کو سلگانے سب مل کے باہم ‏ پہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہی رات ساری انھوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

244 گزرتے تھے جو جانور اس طرف سے ‏ جب اس کش مکش میں انھیں دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھے ان کو کرتے ‏ کہ شرمائیں وہ زعمِ باطل سے اپنے
مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اُلٹے غراتے تھے وہ

245 نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن ‏ اسی طرح جو ہیں حقیقت کے دشمن
نہ جھاڑیں گے گردِ تواہم سے دامن ‏ پہ جب ہوگا نورِ سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائے گا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ اک شرارا

246 وہ طب جس پہ غش ہیں ہمارے اطبا ‏ سمجھتے ہیں جس کو بیاضِ مسیحا
بتانے میں ہے بخل جس کے بہت سا ‏ جسے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا
فقط چند نسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بسینہ

247 نہ اُن کو نباتات سے آگہی ہے ‏ نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی آئے کسی پر کھلی ہے ‏ نہ علمِ طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علمِ ہوا ہے
مریضوں کا اُن کے نگہباں خدا ہے

248 نہ قانون میں اُن کے کوئی خطا ہے ‏ نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی میں لکھا ہے جو کچھ بجا ہے ‏ نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

249 وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر ‏ عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلے میں برابر ‏ ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہوا علم دیں جس سے تاراج سارا
وہ ہے ہفت نظر علم انشا ہمارا

250 بُرا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہی — عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہی
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہی — مقرر جہاں نیک و بد کی جزا ہی
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

251 زمانے میں جتنے قلی اور نفر ہیں — کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گویّے امیروں کے نورِ نظر ہیں — ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپِ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں

252 جو سقّے نہ ہوں جی سے جائیں گزر سب — ہو میلا جہاں گم ہوں دھوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑیں نفر سب — جو ٹھہر جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے
کہیں مل کے خس کم جہاں پاک سارے

253 عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی — نہ تھا کوئی آفاق میں جن کا ثانی
زمانے نے جن کی فصاحت تھی مانی — مٹا دی عزیزوں نے اُن کی نشانی
سب اُن کے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

254 ادب میں بڑی جان اُن کی زباں سے — جِلا دین نے پائی اُن کے بیاں سے
سناں کے لیے کام اُنھوں نے لساں سے — زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر سناں سے
ہوئے اُن کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی اُن کے خطبوں سے دنیا میں ہلچل

255 خلف اُن کے یاں جو کہ جادو بیاں ہیں — فصاحت میں مقبولِ پیر و جواں ہیں
بلاغت میں مشہور ہندوستاں ہیں — وہ کچھ ہیں تو لے دے کے اس گوں یہاں ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گنوائیں
تو بھانڈ اُن کی غزلیں مجالس میں گائیں

256 طوائف کو ازبر ہیں دیوان اُن کے — گویّوں پہ بے حد ہیں احسان اُن کے
نکلتے ہیں تکیوں میں ارمان اُن کے — ثنا خواں ہیں ابلیس و شیطان اُن کے
کہ عقلوں پہ پردے دیے ڈال اُنھوں نے
ہمیں کر دیا فارغ البال اُنھوں نے

257 شریفوں کی اولاد بے تربیت ہی — تباہ اُن کی حالت بُری اُن کی گت ہی
کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہی — کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہی
چرس اور گانجے پہ شیدا ہی کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہی کوئی